وضو کے احکام

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ط

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو اپنے چہرے کو دھوؤ اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوؤ۔ اور اپنے سروں پر (بھیگا) ہاتھ پھیرو۔ اور اپنے پیروں کو بھی ٹخنوں سمیت دھوؤ۔

اور جنابِ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

لَايَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأ

(رواہ البخاری و مسلم)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی شخص کی نماز کو اس وقت تک قبول نہیں فرماتے جب تک وہ وضو کے ساتھ نماز نہ پڑھے۔

❖❖❖❖❖

وضو کا معنیٰ: " وضو کا لغوی معنیٰ ہے اچھی طرح پاکیزگی اور صفائی حاصل کرنا۔ اور اصطلاح شرع میں وضو اسے کہتے ہیں کہ پانی سے چہرہ، ہاتھوں اور پیروں کو دھونا اور سر کا مسح کرنا"۔

وضو کی اہمیت: " نماز وضو کے بغیر جائز نہیں اور قرآن مجید کو وضو کے بغیر چھونا جائز نہیں ہے، جو شخص ہر وقت باوضو رہتا ہے تو اس کو ہر وقت باوضو رہنے کا ثواب ملتا ہے اور اس کے درجات بلند ہوتے رہتے ہیں"۔

❖❖❖❖❖

وضو کے ارکان: وضو کے ارکان یعنی فرائض چار ہیں:

(۱) چہرے کو ایک مرتبہ دھونا۔ اور چہرے کی حد یہ ہے کہ پیشانی پر بال اُگنے کی جگہ سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک۔

(۲) ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ایک مرتبہ دھونا۔

(۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

(۴) پاؤں ٹخنوں سمیت ایک مرتبہ دھونا۔

وضو کے صحیح ہونے کی شرائط:

وضو کے صحیح ہونے کیلئے تین شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ ان میں سے اگر ایک شرط بھی نہ پائی گئی تو وضو صحیح نہیں ہوگا۔

(۱) جن اعضاء کو وضو میں دھونا واجب ہے ان اعضاء پر پانی بہانا، محض تر کرنا کافی نہیں۔

(۲) اعضاء پر کسی ایسی چیز کا نہ ہونا جو پانی کو کھال تک پہنچنے نہ دے مثلاً ناخن وغیر پر آٹا، ناخن پالش، موم بتی یا پینٹ وغیرہ کا لگا ہونا۔

(۳) جن چیزوں سے وضو باطل ہوتا ہے ان کا نہ پایا جانا۔ اگر دورانِ وضو بھی کوئی ایسی چیز پائی گئی جن سے وضو باطل ہوتا ہے تو ازسرِ نو وضو کرنا پڑے گا ورنہ وضو نہیں ہوگا۔ مثلاً سر کا مسح کرنے کے بعد منہ یا ناک سے خون نکل آیا یا ہوا خارج ہوگئی تو ازسرِ نو وضو کرنا پڑے گا۔ اگر ان افعال کے سرزد ہونے کے باوجود وضو کو جاری رکھا اور پاؤں بھی دھولئے تو یہ وضو صحیح نہیں ہوگا۔

وضو کے واجب ہونے کی شرائط:

وضو صرف اس شخص پر واجب ہوتا ہے جس میں درجِ ذیل شرائط پائی جائیں:۔

(۱) بالغ ہونا۔ لہٰذا نابالغ بچے پر وضو واجب نہیں۔

(۲) عاقل ہونا۔ لہٰذا پاگل پر وضو واجب نہیں۔

(۳) مسلمان ہونا۔ لہٰذا کافر پر وضو واجب نہیں۔

(۴) اتنے پانی پر قادر ہونا جتنا تمام اعضاء کے دھونے کیلئے کافی ہے۔ لہٰذا اگر بالکل پانی نہ ہو یا پانی تو ہو

مگر کم ہو، تمام اعضاء کے دھونے کیلئے کافی نہ ہو تو پھر وضو واجب نہیں۔

(۵) حدثِ اصغر کا پایا جانا۔ یعنی اگر کسی نے قضائے حاجت کرلی یا پیشاب کی حاجت ہوئی، تو اس کے بعد نماز پڑھنے کا ارادہ کرے یا قرآن کریم ہاتھ میں لے کر تلاوت کرنا چاہتا ہو تو ایسے شخص پر وضو واجب ہے۔ اور اگر کوئی شخص پہلے سے باوضو ہے تو اس پر وضو کرنا واجب تو نہیں لیکن اگر کرلے تو اجر و ثواب کا مستحق ہوگا۔

(۶) حدثِ اکبر نہ ہونا۔ یعنی حالتِ جنابت یا حیض و نفاس کی وجہ سے غسل واجب ہو، تو اس کیلئے وضو کافی نہ ہوگا۔

(۷) وقت کا تنگ ہونا:۔ یعنی نماز کا وقت ختم ہونے میں صرف اتنا وقت باقی ہو کہ جس میں وضو کرکے آرام سے نماز پڑھ سکتا ہو، تو ایسی حالت میں وضو کرنا واجب ہے۔ اور اگر بہت زیادہ وقت باقی ہو۔ مثلاً کسی نماز کے ختم ہونے میں ابھی ایک گھنٹہ یا اس سے زائد وقت ہے تو اس صورت میں فوراً وضو کرنا واجب نہیں، بلکہ تاخیر بھی جائز ہے۔

❖❖❖❖❖

وضو کی سنّتیں :

وضو میں درجِ ذیل کام کرنا سنّت ہیں۔ وضو کرنے والے کو چاہیئے کہ وہ ان تمام باتوں پر عمل پیرا ہو تا کہ اس کا وضو کامل ہو جائے اور اس کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہو۔

(۱) وضو شروع کرنے سے پہلے وضو کی نیّت کرنا۔

(۲) "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم" پڑھنا۔

(۳) دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھونا۔

(۴) مسواک کرنا۔ اگر مسواک نہ ملے تو پھر اُنگلی یا موٹا کپڑا استعمال کرنا۔

(۵) کلّی کرنا۔ (تین مرتبہ)

(۶) ناک میں پانی ڈالنا۔ (تین مرتبہ)

(۷) اگر روزہ نہ ہو تو کلّی میں غرغرہ کرنا اور ناک میں کچی ہڈّی تک پانی چڑھانا۔ اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

(۸) ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا۔

(۹) سارے سر کا مسح کرنا۔

(۱۰) اپنے کانوں کا مسح کرنا (جس کا طریقہ یہ ہے کہ کلمہ والی اُنگلی سے کان کے اندر کا مسح کرے اور

انگوٹھوں سے کان کے اُوپر کا مسح کرے۔ یاد رہے کہ کان کیلئے الگ سے پانی لینے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ سَر کے مسح سے جو پانی بچا ہے وہی کافی ہے۔)

(۱۱) داڑھی کا خلال کرنا۔

(۱۲) اُنگلیوں کا خلال کرنا۔ پاؤں کی اُنگلیوں میں خلال کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی سے پیر کی اُنگلیوں کا خلال کرے۔ دائیں پیر کی چھوٹی انگلی سے شروع کرے اور بالترتیب بائیں پیر کی چھوٹی انگلی پر ختم کردے۔

(۱۳) اعضاء کو دھوتے وقت انھیں ملنا۔

(۱۴) دوسرے عُضو کو پہلے عُضو کے خشک ہونے سے پہلے پہلے دھولینا۔

(۱۵) اعضاء کے دھونے میں ترتیب کا خیال رکھنا۔ پہلے چہرہ دھونا، پھر دونوں ہاتھ دھونا، پھر سَر کا مسح کرنا اور پھر دونوں پاؤں دھونا۔

(۱۶) دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ اور دائیں پاؤں کو بائیں پاؤں سے پہلے دھونا۔

(۱۷) سَر کے اگلے حصے سے مسح کی ابتداء کرنا۔

❖❖❖❖

وضو کے آداب و مستحبات :

مُستحب کی تعریف: ایسا کام جس کے کرنے سے ثواب ہو، نہ کرنے سے کچھ بھی گناہ نہ ہو اور شریعت نے اُن کے کرنے کی تاکید بھی نہ کی ہو۔ "مُستحب" کہلاتا ہے۔

وُضو میں درجِ ذیل کام کرنا مُستحب ہے:

(۱) وضو کیلئے کسی اونچی جگہ بیٹھنا تاکہ مستعمل پانی کی چھینٹیں نہ پڑیں۔

(۲) قبلہ رُخ ہو کر بیٹھنا۔

(۳) وضو کے کام میں کسی سے مدد حاصل نہ کرنا۔

(۴) لوگوں سے بات چیت کرنے سے پرہیز کرنا۔

(۵) وضو کے دوران آنحضرت ﷺ سے منقول دُعاؤں کا پڑھنا۔

(۶) دل سے وضو کی نیت کرتے ہوئے زبان سے بھی کرلینا۔

(۷) ہر عضو کے دھوتے وقت "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" پڑھنا۔

(۸) کانوں کے مسح کے دوران تر اُنگلی کانوں کے سوراخ میں داخل کرنا۔

(۹) انگوٹھی کو حرکت دینا۔ اگر انگوٹھی ایسی تنگ ہو کہ ہلائے بغیر پانی جلد تک نہ پہنچے تو وضو کے صحیح ہونے کیلئے انگوٹھی ہلانا واجب ہے۔

(۱۰) کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کیلئے دایاں ہاتھ استعمال کرنا۔ البتہ ناک صاف کرنے کیلئے بایاں ہاتھ استعمال کرنا۔

(۱۱) اگر آدمی معذور نہ ہو تو ہر نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے پہلے وضو کر لینا۔

(۱۲) ضو سے فارغ ہو کر قبلہ رُخ کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھنا:

"اَشْهَدُاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ"۔

❖❖❖❖

وضو کے مکروہات :

وضو میں درجِ ذیل باتیں مکروہ ہیں:

(۱) بلا ضرورت پانی زیادہ استعمال کرنا مکروہ ہے۔ خواہ پانی کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو۔

(۲) بلا ضرورت پانی کے استعمال میں بُخل سے کام لینا اور کم استعمال کرنا مکروہ ہے۔

(۳) منہ پر زور سے پانی کا طمانچہ مارنا۔

(۴) وضو کے دوران دُنیوی گفتگو کرنا۔

(۵) وضو میں دوسروں سے تعاون حاصل کرنا۔ ہاں! اگر معذور ہے تو پھر دوسروں سے مدد لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۶) ہر مرتبہ نیا پانی لیکر سر کا تین مرتبہ مسح کرنا بھی مکروہ ہے۔

(۷) وضو کے دوران آنکھوں یا منہ کو زیادہ زور سے بند کرنا۔ اگر آنکھ یا منہ زور سے بند کیا اور پلک یا ہونٹ

کچھ سوکھا رہ گیا یا آنکھ کے کوے میں پانی نہ پہنچا تو وضو نہیں ہوگا۔

❖❖❖❖❖

وضو کی اقسام :

وضو کی تین قسمیں ہیں:

(۱) فرض (۲) واجب (۳) مستحب

فرض : درجِ ذیل چار صورتوں میں مُحدِث پر وضو کرنا فرض ہو جاتا ہے:

(۱) نماز کی ادائیگی کیلئے خواہ نماز فرض ہو یا نفل۔

(۲) نماز جنازہ کیلئے۔

(۳) سجدۂ تلاوت کیلئے۔

(۴) قرآن کریم کو چھونے کیلئے۔ اسی طرح اگر کوئی بے وضو آدمی کاغذ یا دیوار یا کسی اور جگہ لکھی ہوئی آیتِ قرآنیہ کو چھونا چاہتا ہے تو اس کیلئے بھی وضو کرنا فرض ہے۔

واجب : وضو صرف ایک صورت میں واجب ہوتا ہے۔

- بیت اللہ شریف کے طواف کے لئے۔

مستحب : درجِ ذیل صورتوں میں وضو کرنا مستحب ہے:

(۱) رات کو سوتے وقت تاکہ طہارت کی حالت میں نیند ہو۔

(۲) نیند سے بیدار ہو کر۔

(۳) ہمیشہ باوضو رہنا۔

(۴) ثواب کی نیت سے وضو کے ہوتے ہوئے وضو کر لینا۔

(۵) غیبت، چغلی یا جھوٹ وغیرہ کسی بھی گناہ کے ارتکاب ہو جانے کے بعد۔

(۶) کسی گندے شعر کے پڑھنے کے بعد۔

(۷) نماز سے باہر قہقہہ لگانے کے بعد۔

(۸) میت کو غسل دینے سے پہلے۔

(۹) جنازہ اُٹھانے سے پہلے۔

(۱۰) ہر نماز کیلئے الگ وضو کرنا۔

(۱۱) جنابت کا غسل کرنے سے پہلے۔

(۱۲) جنبی آدمی کیلئے کھانے، پینے یا سونے سے پہلے وضو کرنا۔

(۱۳) غصہ کیوقت وضو کرنا۔ کیونکہ غصہ شیطان کی وجہ سے آتا ہے اور شیطان آگ سے بنا ہے۔ لہٰذا اسکو ٹھنڈا کرنے کیلئے وضو مستحب ہے۔

(۱۴) زبانی تلاوتِ قرآنِ کریم کیلئے وضو کرنا۔

(۱۵) حدیث شریف پڑھنے یا روایت کرنے سے پہلے۔

(۱۶) علمِ شریعت (فقہ وغیرہ) سیکھنے کیلئے۔

(۱۷) اذان دینے کیلئے وضو کرنا۔

(۱۸) سرکارِ دو عالم ﷺ کے روضہ اطہر کی زیارت سے مشرف ہونے کیلئے وضو کرنا مستحب ہے۔

(۱۹) میدانِ عرفات میں وقوف کیلئے۔

(۲۰) "صفا" اور "مروہ" کے درمیان سعی کے دوران۔

❖❖❖❖❖

نواقضِ وضو: (وضو کو توڑنے والی چیزیں)

درجِ ذیل صورتوں میں سے کوئی صورت پائی جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(۱) سَبیلَین (پیشاب اور پاخانے کے مقام) میں سے کوئی چیز نکل آئے تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ جیسے پیشاب، پاخانہ، ہوا، مَنی، مَذی، وَدی، حیض ونفاس یا استحاضہ کا خون وغیرہ۔

(۲) بدن سے خون یا پیپ نکلے اور وہ بدن کے اس حصہ کی طرف سے بہہ جائے جسکا دھونا غسل میں واجب ہوتا ہے۔

(۳) منہ سے خون نکلے اور وہ تھوک پر غالب ہوجائے یا تھوک کے برابر ہو تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

(۴) اگر قے ہوجائے تو اسکی مختلف صورتیں ہیں:

(1) اس میں کھانا، پینا یا پت نکلے اور قے منہ بھر کر آئی تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(2) اگر قے میں نرا بلغم ہو تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ خواہ وہ بلغم کتنا ہی کیوں نہ ہو

(3) اگر قے میں خون گرے اور وہ پتلا اور بہتا ہوا ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ خواہ وہ خون تھوڑا ہو یا زیادہ

(4) اگر جما ہوا خون ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرے اور وہ منہ بھر کر ہو تو وضو ٹوٹ جائیگا اور اگر منہ بھر کر نہ ہو بلکہ کم ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

❖❖❖❖❖

وضاحت : یہ یاد رہے کہ اگر تھوڑی تھوڑی کر کے کئی دفعہ قے ہوئی لیکن سب ملا کر اتنی ہے کہ اگر سب ایک ہی دفعہ آتی تو منہ بھر کر آتی تو پھر دیکھا جائیگا کہ متلی (دل کی برائی) برابر باقی ہے یا نہیں۔ اگر متلی برابر جاری رہی تو اس تھوڑا تھوڑا قے آنے سے (جس کی مجموعی مقدار منہ بھر کے ہو جاتی ہے) وضو ٹوٹ جائیگا۔

☆ اور اگر ایک ہی متلی برابر نہیں رہی بلکہ پہلی دفعہ کی متلی جاتی رہی اور دل سے برائی ختم ہو گئی اور پھر دوبارہ متلی شروع ہوئی اور تھوڑی سی قے آ گئی اسی طرح تیسری اور چوتھی مرتبہ ہوا تو اس طرح کی قے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ خواہ ان کی مجموعی مقدار منہ بھر کر ہی کیوں نہ ہو۔

☆ منہ بھر کر آنے والی وہ قے ہوتی ہے جو بڑی مشکل سے منہ میں رکے۔ اگر قے آسانی سے منہ میں رک سکتی ہے تو اسے منہ بھر کر نہیں کہتے۔

(۵) لیٹے لیٹے آنکھ لگ گئی یا کسی ایسی چیز سے سہارا اور ٹیک لگا کر سو جانا جس کے ہٹانے سے آدمی گر سکتا ہو تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(٦) بے ہوش ہو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(۷) پاگل ہو جانا۔

(۸) نشہ آور چیز کھانے سے اس قدر نشہ آ جانا کہ صحیح طریقے سے چلا نہیں جا رہا بلکہ قدم ادھر ادھر ڈگمگاتا رہے تو بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(۹) رکوع سجدے والی نماز میں بالغ آدمی کا بیداری کی حالت میں قہقہہ لگانا۔

◉ لہٰذا نابالغ آدمی کے قہقہہ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

◉ بالغ آدمی نے قہقہہ لگایا ہے مگر وہ نماز رکوع سجدے والی نہیں ہے۔ (جیسے نمازِ جنازہ) تو بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔

◉ یا نماز رکوع سجدے والی ہے اور قہقہہ لگانے والا بالغ آدمی ہے مگر نماز کے اندر نیند کی حالت میں قہقہہ لگا دیا تب بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔

ہنسی کی اقسام:

(۱) ایسی ہنسی جس میں صرف دانت کھل جائیں لیکن کسی قسم کی کوئی آواز نہ ہو اسے عربی میں "تبسم" کہتے ہیں۔ اس سے وضو ٹوٹتا ہے نہ نماز۔ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ مبارکہ تھی۔

(۲) ایسی ہنسی جس میں اتنی آواز نکلے کہ آدمی خود سن لے اس کو عربی میں ضحک کہتے ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے البتہ وضو نہیں ٹوٹتا۔

(۳) اور ایسی ہنسی جس میں اتنی آواز نکلے کہ قریب والا شخص بھی سن لے اسے عربی میں قہقہہ کہتے ہیں۔ اس سے وضو اور نماز دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔

❖❖❖❖

نواقض وضوء پر ایک حکیمانہ نظر:

وضو کو توڑنے والی چیزیں درج ذیل ہیں؛

(۱) سبیلین سے سے طبعی عادت کے مطابق نکلنے والی اشیاء۔

(۲) سبیلین سے عادتِ طبعیہ کے خلاف نکلنے والی اشیاء۔

(۳) پورے بدن سے نکلنے والا خون یا پیپ وغیرہ۔

(۴) منہ سے نکلنے والی قے۔

(۵) نیند: لیٹنے کی صورت میں ہو یا ٹیک لگا کر۔

(۶) بیہوش ہو جانا۔

(۷) پاگل ہو جانا۔

(۸) نشہ آ جانا۔

(۹) نماز میں قہقہہ لگانا۔

❖❖❖❖

وضوتوڑنے والے ان تمام اسباب پر اگر ہم نظر ڈالیں تو واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وضوتوڑنے والی اصل چیز خروج نجاست ہے۔ چنانچہ جس چیز میں نجاست کے خروج کا یقین ہے یا اس کا گمان اور امکان ہے وہ ناقض وضو ہے۔ اور جس چیز میں یہ صورتِ حال درپیش نہ ہو وہ ناقض وضو نہیں ہے۔

اب ذرا اوپر ذکر کردہ فہرست پر نظر ڈالئے۔

◉ پہلے نمبر میں سبیلین سے یقینی طور پر نجاست (پیشاب، پاخانہ، حیض ونفاس، استحاضہ اور خون وغیرہ) کا خروج ہوتا ہے۔

اسی صورت میں طبعی طور پر نکلنے والی ریح (ہوا) کا خروج بھی اسی لئے ناقض ہے کہ یہ ہوا چونکہ نجاست کے مقام سے نکلتی ہے لہٰذا اس میں نجاست کی آلودگی کا قوی امکان ہے۔

◉ دوسرے نمبر میں عادتِ طبعیہ کے خلاف نکلنے والی اشیاء (مثلاً کنکر، کیڑا یا علاج ''Terat Meant'') کے طور پر استعمال ہونے والے طبی آلات۔ چونکہ یہ چیزیں بھی نجاست کے مقام سے گزرتی ہیں لہٰذا نجاست کا کچھ نہ کچھ حصہ کے ساتھ ان کی تلویث کی وجہ سے خروجِ نجاست کا قوی امکان ہے۔

◉ تیسرے نمبر پر خون یا پیپ نکل کر بہہ جائے تو اس صورت میں نجاست کا نکلنا آنکھوں سے نظر آتا ہے۔

◉ چوتھے نمبر قے ہے۔ اگر تھوڑی ہو تو چونکہ جوف معدے کے اوپر والے حصہ سے گزرتی ہے جہاں نجاست نہیں ہوتی لہٰذا یہ قے ناقض وضو بھی نہیں۔ البتہ منہ بھر کر آنے والی قے جوف معدہ کے اس نچلے حصہ سے کھینچ کر آتی ہے جو نجاست کی جگہ ہے۔ لہٰذا اس قے کے ساتھ نجاست کے آنے کا قوی امکان ہے۔ لہٰذا یہ قے ناقض وضو قرار دی گئی ہے۔

◉ پانچواں نمبر نیند کا ہے۔ عموماً بدنِ انسانی میں ریح موجود ہوتی ہے۔ جو باہر نکلنے کے لئے پر تولتی رہتی ہے۔ مگر اعضاء میں تناؤ کی وجہ سے کبھی نکل نہیں پاتی۔ مگر جوں ہی انسان سو جاتا ہے تو اس کے اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور ریح کے خروج سے اعضاء کے تناؤ کی جو رکاوٹ ہوتی ہے ختم ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ریح کے نکلنے کا قوی امکان پیدا ہو جاتا ہے۔

اب چونکہ نیند کی حالت میں بے خبر انسان کے لئے فیصلہ کرنا اس کی ریح نکلی ہے یا نہیں۔ مشکل تھا لہٰذا شریعت نے طہارت کے متلاشی حضرات کے لئے خروجِ ریح کے اس قوی نیند پر حکم صادر کیا کہ یہ نیند ناقض وضو ہے۔

◉ بے ہوشی میں نیند سے بڑھ کر اعضاء میں ڈھیل پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے خروجِ ریح کا امکان اس

میں نیند سے بھی زیادہ ہے۔

◉ نشہ اور جنون میں انسان نیند سے بھی کہیں زیادہ بے خبر ہو جاتا ہے۔لہٰذا ان دو حالتوں میں ریح کی صورت میں خروج نجاست کے امکان کو ٹھکرایا نہیں جا سکتا۔لہٰذا یہ اسباب بھی ناقض ہیں۔

◉ قہقہہ میں کسی قسم کی نجاست نہیں نکلتی۔اس کا ناقض وضو ہونا خلاف عقل ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فرمان کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے، عقلی وجہ سے چشم پوشی کر کے اس کو ناقض وضو مان لیا گیا۔

ایسی اشیاء جن سے وضو نہیں ٹوٹتا :

ذیل میں وہ باتیں ذکر کی جاتی ہیں جو ان چیزوں کے مشابہ ضرور ہے جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے مگر درحقیقت ان سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(۱)۔ ل اگر کسی شخص کے بدن سے خون یا پھوڑے پھنسی سے پیپ اور گندا پانی صرف ظاہر ہوا ہو مگر ابھی اپنی جگہ بہا نہیں ہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔خواہ اس خون یا پیپ کو ٹشو وغیرہ سے صاف کر دیا گیا ہو۔

ب. اگر کسی نے زخم، پھوڑے پھنسی سے دبا کر خون نکالا ہے، مگر وہ خون بہا نہیں تو اس سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔

ج. اگر کسی کے زخم سے تھوڑا تھوڑا کر کے خون رس رہا ہو اور یہ شخص کپڑے یا ٹشو سے برابر اس کو صاف کر رہا ہے تو دیکھا جائیگا کہ اس کے دل کا غالب گمان کیا ہے۔

اگر دل میں یہ بات زیادہ قوت سے آجائے کہ اگر یہ اسے صاف نہ کرتا تو یہ سارا خون جمع ہو کر بہہ پڑتا تب بھی وضو ٹوٹ جائیگا۔اور اگر دل میں یہ بات آئے کہ اگر یہ اسے صاف نہ کرتا تب بھی سارا خون جمع ہو کر اپنی جگہ کھڑا رہتا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

(۲) سَبیلین (پیشاب، پاخانہ کے مقام) کے علاوہ کسی اور جگہ مثلاً زخم یا کان وغیرہ سے کوئی کیڑا نکل آئے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(۳) کسی آدمی نے بلغم قے کی خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(۴) اگر کوئی شخص سنت کے مطابق نماز پڑھ رہا ہو اور وہ نماز کی حالت میں سو جائے تو اس سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا خواہ وہ قیام کی حالت میں سوئے یا رکوع کی حالت میں، سجدے کی حالت میں سوئے یا تشہد کی حالت میں۔

وضاحت : یہ مسئلہ صرف مردوں کیلئے ہے اور اگر عورت سجدے کی حالت میں سو جائے تو اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(۵) اپنے ہاتھوں سے آلۂ تناسل کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(۶) کسی عورت کے چھونے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔

(۷) سونے والے شخص کا جھومنا۔

❖❖❖❖❖

متفرقات

◉ اگر کوئی شخص غسل کر لے یا سمندر یا دریا میں ڈبکی لگا لے یا بارش میں نہا لے اور ضروری اعضاء سب تر ہو جائیں تو اس سے بھی وضو ہو جائیگا۔ پھر سے نیا وضو کرنا ضروری نہیں۔

◉ وضو کرتے وقت ایڑی پر یا کسی اور جگہ پانی نہیں پہنچا اور جب وضو پورا ہو چکا جب معلوم ہوا کہ فلانی جگہ سوکھی رہ گئی ہے تو اب وہاں صرف گیلا ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں ہے بلکہ پانی بہانا چاہیے۔

◉ اگر کسی شخص کی آنکھ میں دانہ تھا اور وہ پھٹ گیا اور اس کا پانی آنکھ میں پھیل گیا اور باہر نہیں نکلا۔ اور اسی طرح کسی کے کان کے اندر زخم ہوا یا گندا پانی نکلا مگر وہ کان کے اندر ہی اندر بہنے لگا لیکن باہر نہیں نکلا۔ ان صورتوں میں وضو نہیں ٹوٹے گا۔ کیونکہ باوجود ناپاک خون یا پانی کے نکل کر بہہ جانے سے وہ ایسی جگہ (جلد) کی طرف نہیں بہا جس کا دھونا غسل میں ضروری ہوا کرتا ہے۔

◉ ہر ایسی چیز جس کے نکل جانے سے وضو ٹوٹ جائے تو وہ چیز بذات خود نجس ہوتی ہے اگر وہ کپڑوں کو لگ جائے تو نجاست کے احکام جاری ہونگے۔ جیسے بہنے والا خون اور گندا پانی، منہ بھر کر آنے والی قے وغیرہ۔ اور اگر وہ چیز ایسی ہے جس کے ظاہر ہونے سے وضو نہیں ٹوٹتا تو وہ چیز بذات خود پاک ہوتی ہے۔

❖❖❖❖❖

عملی مشق

سوال نمبر۱

درجِ ذیل مسائل میں سے صحیح یا غلط مسائل پر (✓) کا نشان لگائیں۔ صحیح/غلط

(۱) کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کی طرح سر کا مسح بھی تین مرتبہ کرنا سنت ہے۔ ☐ ☐

(۲) بلا ضرورت پانی کو بہت زیادہ یا بہت کم استعمال کرنا مکروہ ہے۔ ☐ ☐

(۳) قرآن کریم کو ہاتھ لگانے کے لئے وضو کرنا ضروری ہے۔ ☐ ☐

(۴) وضو میں اعضاء کو دھونے میں ترتیب کا لحاظ ضروری ہے۔ ☐ ☐

(۵) اذان دینے کے لئے وضو کرنا ضروری ہے۔ ☐ ☐

(۶) قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، خواہ تھوڑی سی کیوں نہ ہو۔ ☐ ☐

(۷) ایسی چیز کے ساتھ ٹیک لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جس کے ہٹانے سے آدمی گر سکتا ہو۔ ☐ ☐

(۸) سجدہ کی حالت میں سونے سے مرد کا وضو ٹوٹ جاتا ہے، عورت کا نہیں ٹوٹتا۔ ☐ ☐

(۹) زخم، پھوڑے یا پھنسی پر خون یا پیپ کے صرف ظاہر ہونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ ☐ ☐

(۱۰) غسل کرنے سے وضو خود بخود ہو جاتا ہے، نیا وضو ضروری نہیں۔ ☐ ☐

سوال نمبر۲

درجِ ذیل صورتوں میں جن کا وضو ٹوٹ چکا ہے۔ اس کے خانے میں (×) کا نشان لگائیں۔ اور جن کا وضو باقی ہے ان کے خانے میں صحیح کا نشان ✓ لگائیں۔

☐ احمد حادثے میں زخمی ہو گیا، جسم پر کافی خراشیں آئیں۔ مگر خون نہیں نکلا۔

☐ امجد بیمار تھا، جونہی کھانے سے فارغ ہوا۔ متلی ہوئی اور ایک دم سارا کھانا قے کر دیا۔

☐ امجد بیماری کی حالت میں استنجاء سے فارغ ہو کر نکلا ہی تھا کہ اسے ایک دو مرتبہ معمولی

سی قے ہوگئی۔

☐ ایک شخص کے پھوڑے سے مسلسل پیپ نکل رہی تھی، اور وہ اس کے بہنے سے پہلے پہلے ٹشو سے برابر صاف کرتا رہا۔

☐ نماز کی حالت میں اکرم کی ریح خارج ہوگئی تو

☐ ساجد زور سے ہنس پڑا۔

☐ عابد کے صرف دانت کھلے۔

☐ راشد بھی ہنس پڑا، مگر اس کی آواز کسی نے نہ سنی۔

☐ عبداللہ نماز کے انتظار میں چارزانو سوگیا۔

☐ شہاب پر نیند کا اس قدر غلبہ ہوا کہ اس کو کئی مرتبہ اونگھ آگئی۔

☐ وضو کے بعد اسلم کی اپنے ستر پر نظر پڑگئی۔

☐ انور کا ہاتھ کسی خاتون کے ساتھ ٹچ ہوگیا۔

☐ وضو کے بعد ارشد کے دانتوں سے خون نکل آیا۔

سوال نمبر۳

مشہور اصول ہے "الافطار ممّا دخل لا ممّا خرج" عموماً روزہ چیزوں کے بدن میں داخل ہونے سے ٹوٹتا ہے، باہر نکلنے سے نہیں ٹوٹتا، کیا اس کے برعکس یہ کہنا صحیح ہے۔ کہ وضو عموماً چیزوں کے بدن سے نکلنے سے ٹوٹتا ہے۔ اندر داخل ہونے سے نہیں ٹوٹتا۔ اگر یہ بات عمومی طور پر درست ہے تو پانچ مثالوں سے وضاحت کریں۔

مثال:..

مثال:..

مثال:..

مثال:..

مثال:..